شفیق فاروقی

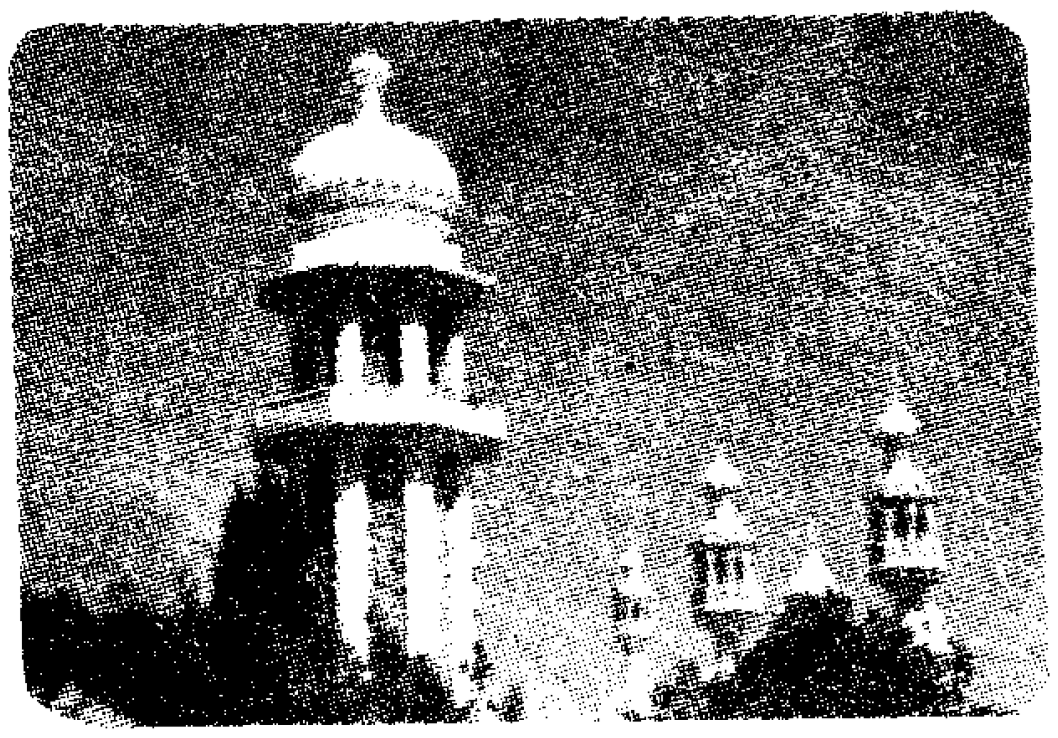

دارالعلوم حقانیہ کے شب و روز

مولانا معراج الحق دیوبند کی آمد | دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولانا معراج الحق صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے معزز مہمان کو ٹھہرا دیا۔ کافی دیر تک مجلس رہی جس میں دارالعلوم کے اساتذہ بھی شریک تھے۔ اس دوران طلبہ دارالحدیث میں جمع ہو گئے جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا۔ جب معزز مہمان حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دارالعلوم کے اکابر اساتذہ کی معیت میں دارالحدیث میں داخل ہوئے تو حاضرین نے پرجوش خیر مقدمی نعروں سے مہمان کو خوش آمدید کہا حضرت شیخ الحدیث اور معزز مہمان دونوں ایک مسند پر تشریف فرما ہوئے تو منظر دیدنی تھا۔

حضرت شیخ، دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ، مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند سے آتے ہوئے قابل قدر مہمان کے اکرام میں بچھا ورہو رہے تھے۔ چونکہ مولانا سمیع الحق صاحب سفر پر تھے۔ تو تقریب کے آغاز میں مولانا عبدالقیوم صاحب نے حضرت شیخ الحدیث، دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے ضیف محترم کو خوش آمدید کہا۔ اور ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

اور حاضرین سے مہمان کا تعارف، دارالعلوم دیوبند کے بحران میں دارالعلوم حقانیہ کی ہمدردانہ دلچسپی دارالعلوم حقانیہ کا تاریخی پس منظر، دارالعلوم دیوبند سے ربط اور تعلیمی واشاعتی خدمات اور اب جہاد افغانستان میں فضلائے حقانیہ کا مجاہدانہ اور قائدانہ کردار اور دارالعلوم دیوبند کے مشن کی تکمیل میں دارالعلوم حقانیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد حضرت مولانا معراج الحق صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

" واقعتہً میرا جی بھی یہی چاہتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے در و دیوار سے لپٹ جاؤں اس لئے کہ ان کی تہہ میں بالاکوٹ کے شہدا کا خون موجود ہے۔ شاہ اسمٰعیل شہید اور سید احمد شہید نے جب سکھوں سے جنگ لڑی نو اکوڑہ میں پڑاؤ ڈالا تھا تو یہاں ان کے رفقا شہید ہوئے تھے۔ انہی سرزمین میں ان کے خون کی کھاد موجود ہے اس لئے تو آج یہاں کے پتھروں سے دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں علوم ومعارف کے چشمے جاری ہیں۔ جو ایک عالم کو سیراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ آکر مجھے ایسا محسوس